الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیاق شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں ؟

یہ کہ مسمی محمد شریف ولد حسین بخش قوم منہاس چکنمبر 61 گ ب کچی آبادی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا رہائشی ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل میں عرض کرتا ہوں

یہ کہ میری دختر مسماہ ممتاز اختر کا نکاح ہمراہ مسمی محمد یونس ولد محمد صدیق قوم منہاس بساکن رسول پور خالد روڈ شہر شیخوپورہ سے عرصہ تقریبا دو سال قبل کر دیا تھا۔ مسماہ مذکورہ کی رخصتی آج تک نہیں ہوئی ہے۔ نہ ہی خاوند مذکور کے ہاں آباد ہوئی ہے خاوند مذکور نے مسماہ مذکورہ کو بلاوجہ الزام لگایا اور مسماہ مذکورہ کو اشام پر تحریری طور پر ۹۱۔ ۴۔ ۲۰ کو سہ بار طلاق طلاق کہہ کر اور اپنے نفس پر حرام کہہ کر ہمیشہ کے لئے خاوند مذکور نے اپنی زوجیت سے فارغ کر دیا ہے اور ہر قسم کا ناطہ توڑ دیا ہے اور میری طرف سے آزاد ہے اور مسماہ مذکورہ کو عقد ثانی کا حق ہے۔

اب خاوند مذکور طلاق فاسد واپس لینا چاہتا ہے جبکہ مسماہ مذکورہ ممتاز اختر اور اس کے والدین کہتے ہیں کہ یہ طلاق موثر ہو چکی ہے۔ کیونکہ لڑکی کی ابھی تک رخصتی نہ ہوئی قبل رخصتی کے طلاق دی گئی ہے مسماہ مذکورہ کے والدین کسی بھی صورت میں اپنی لڑکی کو آباد کرنے کو تیار نہ ہے اور نہ ہی مسماہ مذکورہ ممتاز بی بی آباد ہونا چاہتی اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعاً خاوند کی طرف سے دیا گیا سہ بار نوٹس طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں۔ اب مسماہ مذکورہ نکاح جدید کی حقدار ہے کہ نہیں۔ قرآن سنت کی روشنی میں مدلل جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں کذب بیانی ہوئی تو سائل خود ذمہ دار ہو گا ' ثبوت موجود ہے ہمیں شرعی فتوی صادر فرمائیں۔

مسمی سائل محمد شریف حقیقی باپ مسماہ مذکورہ ممتاز اختر

الجواب بعون الوھاب و ھو الملھم للحق و الصواب۔ بشرط صحت واقعہ صورت مسئولہ میں مسماہ ممتاز اختر دختر مسمی محمد شریف ولد حسین بخش مذکورہ کی طلاق واقع ہو کر موثر ہے کہ نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ کہ منکوحہ غیر مدخولہ پر از روئے قرآن مجید عدت بھی

نہیں ہوتی یعنی طلاق بائنہ ہو چکی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے ۔ " یا ایھاالذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنت ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدہ تعتد و نھا فمتعوھن و سرحوھن سراحا جمیلا ۔ سورہ الاحزاب آیت ۴۹ ۔ پارہ ۲۲ رکوع ۳ " اے ایمان والو ! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر قبل از ملاپ (بلا کسی معقول وجہ سے) ان کو طلاق دے ڈالو تو تمہاری کوئی عدت ان کو پوری کرنا ضروری نہیں ۔ جس کا تم شمار کرو ۔ بلکہ ان کو کچھ دے دلا کر باعزت رخصت کر دو ۔

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ غیر مدخولہ مطلقہ عورت پر کوئی عدت نہیں ۔ لہٰذا وہ طلاق کے فورا بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے ۔ اس پر تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعد کے اہل علم کا اجماع ہے ۔

چنانچہ امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں ۔ " ھذا امر مجمع علیہ بین العلماء ان المراد اذا طلقت قبل الدخول بھالا عدہ علیھا فتذھب فتزوج فی فورھا من شاء ت ولا یستثنی من ھذا الا المتوفی منھا زوجھا فانھا تعتد منہ اربعہ اشھر و عشرا و ان لم یکن دخل بھابا لا جماع ایضا ۔ تفسیر ابن کثیر ۔ ۳ ص ۴۹۸ ۔ " کہ اس مسئلہ پر تمام علماء اسلام کا اتفاق اور اجماع ہے کہ غیر مدخولہ بھا مطلقہ عورت طلاق کے فورا بعد جس مرد سے چاہے نکاح کر سکتی ہے ۔ کیونکہ اس پر عدت نہیں ۔ ہاں اگر شوہر فوت ہو جائے اور اس نے تاحال اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو تو عورت پورے مہر کی بھی حقدار ہو گی اور اسے چار ماہ دس دن کی عدت بھی پوری کرنی ہو گی یہ بھی اجماعی مسئلہ ہے ۔

صورت مسئولہ میں قرآن مجید کی اس نص صریح کے مطابق بشرط صحت سوال طلاق کے فورا بعد نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ اور مسمات ممتاز اختر اب اپنے شوہر مسمی محمد یونس ولد محمد صدیق قوم منہاس کے حبالہ عقد سے آزاد ہو چکی ہے اب شوہر مذکور اپنی اس غیر مدخولہ مطلقہ بیوی سے شرعاً رجوع کا استحقاق نہیں رکھتا ۔ ہاں البتہ بتراضی فریقین دوبارہ نکاح ثانی کی شرعاً گنجائش ہے ۔ اگر مسمات مذکورہ نکاح ثانی کے لئے تیار

نہ ہو تو اس پر زور زبردستی جائز نہ ہو گی ۔ اور زور زبردستی کا نکاح بھی شرعاً جائز نہ ہو گا ۔ ہاں اگر مسماۃ مذکورہ کا حق مہر مقرر تھا تو اس کا آدھا مہر وصول کرنے کا شرعاً حق حاصل ہے ۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

کتبہ

محمد عبید اللہ خاں عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

(۱) صدر مدرس دلدالحدیث چینانوالی ' لاہور

(۲) مبعوث دارالافتا و الدعوہ ۔ الریاض ' لاہور

معاشرہ کی
مہلک بیماریاں
اور اُن کا علاج
تالیف شیخ احمد بن حجر
مکتبہ قدوسیہ
اہل حدیث مارکیٹ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور